201

خطبہ جمعۃ المبارک

ماہ محرم الحرام: یومِ عاشوراء فضائل ومسائل

خالق کی بات مخلوق تک

مجلس خطباء اہلسنت پاکستان

تحریر وترتیب: ڈاکٹر مفتی عابد الرحمن عفی اللہ عنہ

27۔جون 2025 ۔ 01/ محرم الحرام 1447ھ

تعاون: وائیٹل اسلامک ریسرچ سنٹر ہارون آباد

ڈائریکٹر : ڈاکٹر ساجد شاہین حفظہ اللہ

فہرست عنوانات

عربی خطبہ...3
آیات قرآنیہ و احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم:.......................................3
تمہید و تقدیم 3
محرم الحرام تاریخ کے آئینے میں 4
محرم الحرام اور تاریخ انسانیت 5
ماہ محرم الحرام اور یوم عاشوراء...6
یومِ عاشورہ کی تاریخی اہمیت...7
یومِ عاشورہ کی فضیلت 8
ماہِ محرم کی فضیلت اوراس کی وجوہات...10
یوم عاشورہ کے روزے میں اختیار 11
یوم عاشوراء میں کرنے کے کام 12
اہم فائدہ...13
محرم میں کی جانے والی رسمیں اور بدعات...14
ثواب کے نام پر ماہ محرم کی بے حرمتی 14
محرم میں نکاح کرنا 15
محرم میں شوہر بیوی کے تعلقات 15

[Website: DifaAhleSunnat.com]

عربی خطبہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلاَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، امّا بعد!

آیات قرآنیہ واحادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم:

(1) إِنَّ عِدَّةَ الشُّهورِ عِندَ اللَّهِ اثنا عَشَرَ شَهرًا فى كِتٰبِ اللَّهِ يَومَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالأَرضَ مِنها أَربَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذٰلِكَ الدّينُ القَيِّمُ ۚ فَلا تَظلِموا فيهِنَّ أَنفُسَكُم..([1])

بے شک شریعت میں ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالیٰ کے ہاں بارہ ۱۲ ماہ میں جن سے چار حرمت والے ہیں، یہی مستحکم دین ہے۔ تم ان مہینوں کی حرمت توڑ کر اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔

(2) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ." ([2])

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے "محرم" کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔

تمہید و تقدیم

معززو مکرم حاضرین وسامعین!

اسلامی تقویم اور ہجری سال میں محرم الحرام کی عظمت و اہمیت ایک مسلّمہ امر ہے۔ یہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے یعنی محرم الحرام سے ہجری سال کا آغاز اور ذی الحجہ پر ہجری سال کا اختتام ہوتا ہے۔

---

[1]۔ سورۃ التوبہ:36

[2]۔ صحیح مسلم:2755

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اس مہینے کو حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اللہ تعالیٰ کا مہینہ قرار دیا ہے۔ یوں تو سارے ہی دن اور مہینے اللہ تعالیٰ کے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنے سے اس کی عظمت و فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ ماہِ محرم کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس مہینے کا روزہ رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل ہے۔

محرم الحرام تاریخ کے آئینے میں

محرم کے معنی: معظم، محترم اور معزز ہیں، اس ماہ کا شمار اشہر حرم میں سے ہے، جن کی عظمت و فضیلت کتاب و سنت میں آئی ہے، جن میں اعمالِ صالحہ کا اجر و ثواب دوگنا کر کے دیا جاتا ہے۔ یہ مہینہ ایسی بزرگی والا ہے جس کا ادب و احترام نزولِ کتاب کے زمانہ میں اہلِ کتاب اور کفارِ مکہ بھی کیا کرتے تھے۔ بعض علمائے سلف نے اشہر حرم میں بھی محرم الحرام کو افضل لکھا ہے، چنانچہ حافظ ابن رجب حنبلیؒ فرماتے ہیں:

وقداختلف العلماء في أي الأشهرالحرم أفضل؟ فقال الحسن البصريؒ: أفضلها شهر الله المحرم، ورجَّحهٗ طائفة من المتاخرين

”علماء کرام نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ اشہر حرم میں کونسا مہینہ افضل ہے؟ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا: ان میں افضل مہینہ اللہ کا مہینہ محرم ہے، اور متاخرین میں سے ایک جماعت نے اسی کو راجح قرار دیا ہے۔“ ([1])

انسانی تاریخ کے آغاز اور خود آسمان و زمین کی تخلیق سے قبل اللہ تعالیٰ کے طے کردہ نظام کے مطابق ایک سال میں بارہ مہینے ہی ہوا کرتے تھے اور ان بارہ مہینوں میں چار مہینے ایسے ہیں کہ اسلام کی آمد سے قبل عہد جاہلیت کے عرب کفار مکہ بھی ان کی حرمت اور احترام کے قائل تھے۔ چناں چہ وہ اپنی جاری جنگوں کو بھی ان مہینوں میں موقوف کر دیا کرتے تھے۔ قرآن پاک نے اس کی طرف ”منها اربعة حرم“ کے الفاظ سے اشارہ فرمایا ہے۔

---

[1] ۔ خصوصیاتِ ماہِ محرم الحرام ویومِ عاشوراء

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ان چار مقدس مہینوں کے اندر محرم الحرام کا مہینہ شامل ہے اور حسن اتفاق سے اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہی محرم الحرام کہلاتا ہے۔ تاریخ انسانی کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ اسلام سے قبل اس مہینے کے اندر بہت سارے اہم واقعات پیش آتے رہے ہیں۔ تاریخ کی کتابوں نے اس مہینے میں پائے جانے والے جن واقعات کو محفوظ کیا ہے۔

محرم الحرام اور تاریخ انسانیت

طلوع اسلام سے قبل بھی تاریخِ انسانیت کے بے شمار واقعات محرم الحرام میں رونما ہوئے۔ یہ واقعات محض اتفاقی یا حادثاتی نہ تھے۔ بلکہ قسامِ ازل کا اٹل فیصلہ تھا جو ہونا تھا اور ہو کر رہا۔ ذیل میں چند اُن واقعات کا تذکرہ کرتے ہیں جو محرم الحرام میں ظہور پذیر ہوئے:

(۱) اس ماہ میں کائنات کی تخلیق ہوئی۔

(۲) حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔

(۳) حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

(۴) حضرت آدم علیہ السلام کو خلافت کا تاج پہنایا گیا (انی جاعل فی الارض خلیفہ)

(۵) سیدنا ادریس علیہ السلام کو درجات عالیہ عطا ہوئے۔

(۶) کشتی نوح علیہ السلام وادی جودی پہ ٹھہری۔

(۷) سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو منصب و مقام خلیل سے سرفراز فرمایا گیا۔

(۸) سیدنا یوسف علیہ السلام صدیق اللہ کو جیل سے رہائی ملی۔

(۹) سیدنا یعقوب علیہ السلام کی بینائی لوٹائی گئی۔

(۱۰) سیدنا یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے رہائی ملی۔

(۱۱) فرعون غرقِ نیل ہوا اور موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ کو کامیابی عطا ہوئی۔

(۱۲) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اُٹھایا گیا۔

(۱۳) اس روز قیامت آئے گی۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

(۱۴)　اسی ماہ یوم عاشورہ کو اہلِ مکہ خانہ کعبہ پر غلاف چڑھاتے تھے اور اس دن کو یوم الزینتہ کہتے تھے۔

(۱۵)　اسی ماہ امام الانبیاء خاتم المعصومین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے چند سال قبل ابرہہ بیت اللہ پر حملہ کی نیت سے نکلا۔ تو اللہ نے ابابیلوں کا لشکر بھیج کر اسے تباہ وبرباد کر دیا۔

ماہ محرم الحرام اور یوم عاشوراء

یوم عاشوراء زمانۂ جاہلیت میں قریشِ مکہ کے نزدیک بڑا محترم دن تھا، اسی دن خانۂ کعبہ پر نیا غلاف ڈالا جاتا تھا اور قریش اس دن روزہ رکھتے تھے، قیاس یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کچھ روایات اس کے بارے میں ان تک پہنچی ہوں گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ قریش ملتِ ابراہیمی کی نسبت سے جو اچھے کام کرتے تھے، ان کاموں میں آپ ان سے اتفاق واشتراک فرماتے تھے، اسی بنا پر حج میں بھی شرکت فرماتے تھے، اپنے اس اصول کی بنا پر آپ قریش کے ساتھ عاشورہ کا روزہ بھی رکھتے تھے؛ لیکن دوسروں کو اس کا حکم نہیں دیتے تھے، پھر جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے اور یہاں یہود کو بھی آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا اور ان کی یہ روایت پہنچی کہ یہ وہ مبارک تاریخی دن ہے، جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نجات عطا فرمائی تھی اور فرعون اور اس کے لشکر کو غرقاب کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کے روزے کا زیادہ اہتمام فرمایا اور مسلمانوں کو بھی عمومی حکم دیا کہ وہ بھی اس دن روزہ رکھا کریں([1])

بعض حدیثوں میں ہے کہ آپ نے اس کا ایسا تاکیدی حکم دیا جیسا حکم فرائض اور واجبات کے لیے دیا جاتا ہے؛ چنانچہ بخاری ومسلم میں سلمہ بن الاکوع اور ربیع بنت معوذ بن عفراء سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشورہ کی صبح مدینہ منورہ کے آس پاس کی ان بستیوں میں جن میں انصار رہتے تھے، یہ اطلاع بھجوائی کہ جن لوگوں نے ابھی تک کچھ کھایا پیا نہ ہو وہ آج کے

---

[1] ۔ بخاری ۱/۴۸۱

[Website: DifaAhleSunnat.com]

دن روزہ رکھیں، اور جنھوں نے کچھ کھاپی لیا ہو وہ بھی دن کے باقی حصے میں کچھ نہ کھائیں؛ بلکہ روزہ داروں کی طرح رہیں، بعد میں جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو عاشورہ کے روزہ کی فرضیت منسوخ ہوگئی اور اس کی حیثیت ایک نفل روزہ کی رہ گئی۔ لیکن اس کے بعد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہی رہا کہ آپ رمضان المبارک کے فرض روزوں کے علاوہ نفلی روزوں میں سب سے زیادہ اسی روزہ کا اہتمام فرماتے تھے، جیسا کہ حدیث آگے آرہی ہے[1]

یومِ عاشورہ کی تاریخی اہمیت

یوم عاشورہ بڑا ہی مہتم بالشان اور عظمت کا حامل دن ہے، تاریخ کے عظیم واقعات اس سے جڑے ہوئے ہیں؛ چناں چہ مؤرخین نے لکھا ہے کہ:

(۱) یوم عاشورہ میں ہی آسمان وزمین، قلم اور حضرت آدم علیہما السلام کو پیدا کیا گیا۔

(۲) اسی دن حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی توبہ قبول ہوئی۔

(۳) اسی دن حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا۔

(۴) اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ہولناک سیلاب سے محفوظ ہوکر کوہِ جودی پر لنگر انداز ہوئی۔

(۵) اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو،، خلیل اللہ" بنایا گیا اور ان پر آگ گلِ گلزار ہوئی۔

(۶) اسی دن حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

(۷) اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانے سے رہائی نصیب ہوئی اور مصر کی حکومت ملی۔

(۸) اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام کی حضرت یعقوب علیہ السلام سے ایک طویل عرصے کے بعد ملاقات ہوئی۔

---

[1] ۔ معارف الحدیث ۴/۱۶۸

[Website: DifaAhleSunnat.com]

(۹) اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم واستبداد سے نجات حاصل ہوئی۔

(۱۰) اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی۔

(۱۱) اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو بادشاہت واپس ملی۔

(۱۲) اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کو سخت بیماری سے شفا نصیب ہوئی۔

(۱۳) اسی دن حضرت یونس علیہ السلام چالیس روز مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے بعد نکالے گئے۔

(۱۴) اسی دن حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ قبول ہوئی اور ان کے اوپر سے عذاب ٹلا۔

(۱۵) اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

(۱۶) اور اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے شر سے نجات دلاکر آسمان پر اٹھایا گیا۔

(۱۷) اسی دن دنیا میں پہلی بارانِ رحمت نازل ہوئی۔

(۱۸) اسی دن قریش خانۂ کعبہ پر نیا غلاف ڈالتے تھے۔

(۱۹) اسی دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ سے نکاح فرمایا۔

(۲۰) اسی دن کوفی فریب کاروں نے نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جگر گوشۂ فاطمہ رضی اللہ عنہما کو میدانِ کربلا میں شہید کیا۔

(۲۱) اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔([1])

یومِ عاشورہ کی فضیلت

مذکورہ بالا واقعات سے تو یوم عاشورہ کی خصوصی اہمیت کا پتہ چلتا ہی ہے، علاوہ ازیں نبی کریم ﷺ سے بھی اس دن کی متعدد فضیلتیں وارد ہیں؛ چنانچہ:

[1]۔ نزہۃ المجالس ۱/۳۴۷، ۳۴۸، معارف القرآن پ ۱۱ آیت ۹۸۔ معارف الحدیث ۴/۱۶۸

[Website: DifaAhleSunnat.com]

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ما رأيتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم يَتَحَرّىٰ صيامَ يومٍ فضَّلَه على غيرِه الاّ هذا اليومَ يومَ عاشوراءَ وهذا الشهرَ يعني شهرَ رَمَضَان [1]

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی فضیلت والے دن کے روزہ کا اہتمام بہت زیادہ کرتے نہیں دیکھا، سوائے اس دن یعنی یومِ عاشوراء کے اور سوائے اس ماہ یعنی ماہِ رمضان المبارک کے۔

مطلب یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کے طرزِ عمل سے یہی سمجھا کہ نفل روزوں میں جس قدر اہتمام آپ یومِ عاشورہ کے روزہ کا کرتے تھے، اتنا کسی دوسرے نفلی روزہ کا نہیں کرتے تھے۔

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ لِيَوْمٍ فَضْلٌ عَلٰى يومٍ فِي الصِّيَامِ الاَّ شَهْرَ رَمَضَانَ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ . [2]

روزہ کے سلسلے میں کسی بھی دن کو کسی دن پر فضیلت حاصل نہیں؛ مگر ماہِ رمضان المبارک کو اور یوم عاشورہ کو (کہ ان کو دوسرے دنوں پر فضیلت حاصل ہے)۔

(۳) عن أبي قتادة رضى الله عنه قال قال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم:

انّي أحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أنْ يُكفِّر السنةَ التي قَبْلَه. [3]

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ عاشوراء کے دن کا روزہ گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

ان احادیث شریف سے ظاہر ہے کہ یوم عاشوراء بہت ہی عظمت و تقدس کا حامل ہے؛ لہٰذا ہمیں اس دن کی برکات سے بھرپور فیض اٹھانا چاہیے۔

---

[1]۔ بخاری شریف ۱/۲۶۸، مسلم شریف ۱/۳۶۱،۳۶۰

[2]۔ رواه الطبرانی والبیہقی، الترغیب والترہیب ۲,۱۱۵)

[3]۔ مسلم شریف ۱,۳۶۷، ابن ماجہ ۱۲۵

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ماہِ محرم کی فضیلت اور اس کی وجوہات

یوم عاشوراء کے ساتھ ساتھ شریعت مطہرہ میں محرم کے پورے ہی مہینے کو خصوصی عظمت حاصل ہے؛ چنانچہ چار وجوہ سے اس ماہ کو تقدس حاصل ہے:

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ احادیث شریفہ میں اس ماہ کی فضیلت وارد ہوئی ہے؛ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے سوال کیا کہ ماہ رمضان المبارک کے بعد کون سے مہینہ کے میں روزے رکھوں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہی سوال ایک دفعہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کیا تھا، اور میں آپ کے پاس بیٹھا تھا، تو آپ نے جواب دیا تھا کہ:

انْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فانَّهُ شَهْرُ اللّٰهِا فِيْهِ يَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ وَيَتُوْبُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ آخَرِيْنَ . (1)

یعنی ماہ رمضان کے بعد اگر تم کو روزہ رکھنا ہے تو ماہِ محرم میں رکھو؛ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ (کی خاص رحمت) کا مہینہ ہے، اس میں ایک ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور آئندہ بھی ایک قوم کی توبہ اس دن قبول فرمائے گا۔

نیز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ . (2)

یعنی ماہ رمضان المبارک کے روزوں کے بعد سب سے افضل روزہ ماہ محرم الحرام کا ہے۔

اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَه بِكُلِّ يَوْمٍ ثَلاَثُوْنَ يَوْمًا . (3)

یعنی جو شخص محرم کے ایک دن میں روزہ رکھے اور اس کو ہر دن کے روزہ کے بدلہ تیس دن روزہ رکھنے کا ثواب ملے گا۔

---

[1] ۔ترمذی ۱/۱۵۷

[2] ۔ترمذی ۱/۱۵۷

[3] ۔الترغیب والترہیب ۲/۱۱۴

[Website: DifaAhleSunnat.com]

(۲) مندرجہ بالا احادیث شریفہ سے دوسری وجہ یہ معلوم ہوئی کہ یہ "شہرُ اللہ" ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں کا مہینہ ہے تو اس ماہ کی اضافت اللہ کی طرف کرنے سے اس کی خصوصی عظمت وفضیلت ثابت ہوئی۔

(۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ یہ مہینہ "اشہر حرم" یعنی ان چار مہینوں میں سے ہے کہ جن کو دوسرے مہینوں پر ایک خاص مقام حاصل ہے، وہ چار مہینے یہ ہیں:

(۱) ذی قعدہ (۲) ذی الحجہ (۳) محرم الحرام (۴) رجب (بخاری شریف ۱/۲۳۴، مسلم ۲/۶۰)

(۴) چوتھی وجہ یہ کہ اسلامی سال کی ابتداء اسی مہینے سے ہے؛ چنانچہ امام غزالی لکھتے ہیں کہ "ماہِ محرم میں روزوں کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اس مہینے سے سال کا آغاز ہوتا ہے؛ اس لیے اسے نیکیوں سے معمور کرنا چاہیے، اور خداوند قدوس سے یہ توقع رکھنی چاہیے کہ وہ ان روزوں کی برکت پورے سال رکھے گا۔([1])

یوم عاشورہ کے روزے میں اختیار

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ دورِ جاہلیت میں لوگ یومِ عاشورا کا روزہ رکھا کرتے تھے اور اللہ کے رسولؐ اور مسلمان بھی اس دن روزہ رکھتے۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چاہے اب عاشورے کو روزہ رکھے جو چاہے چھوڑ دے۔

پوری روایت ملاحظہ ہو:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ صَامَهُ

[1] ۔ احیاء العلوم اردو ۱/۶۰۱

[Website: DifaAhleSunnat.com]

وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ شَهْرُ رَمَضَانَ، قَالَ: "مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ"([1])

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قریش عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے ایام جاہلیت میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو ہجرت کی روزہ رکھا اور اس دن روزے کا حکم فرمایا پھر جب رمضان فرض ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :جو چاہے اب عاشورے کو روزہ رکھے جو چاہے چھوڑ دے۔"

یوم عاشوراء میں کرنے کے کام

احادیث طیبہ سے یومِ عاشوراء میں صرف دو چیزیں ثابت ہیں:(۱) روزہ: جیسا کہ اس سلسلے میں روایات گزر چکی ہیں؛ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار و مشرکین کی مشابہت اور یہود ونصاریٰ کی بود وباش اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے، اس حکم کے تحت چونکہ تنہا یوم عاشوراء کا روزہ رکھنا یہودیوں کے ساتھ اشتراک اور تشابہ تھا، دوسری طرف اس کو چھوڑ دینا اس کی برکات سے محرومی کا سبب تھا؛ اس لیے اللہ تعالیٰ کے مقدس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ یوم عاشوراء کے ساتھ ایک دن کا روزہ اور ملا لو، بہتر تو یہ ہے کہ نویں اور دسویں تاریخ کا روزہ کھو، اور اگر کسی وجہ سے نویں کا روزہ نہ رکھ سکو تو پھر دسویں کے ساتھ گیارہویں کا روزہ رکھ لو؛ تاکہ یہود کی مخالفت ہو جائے اور ان کے ساتھ کسی بھی قسم کا تشابہ نہ رہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا تو بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس دن کو یہود ونصاریٰ بڑے دن کی حیثیت سے مناتے ہیں (تو کیا اس میں کوئی ایسی تبدیلی ہو سکتی ہے جس کے بعد یہ اشتراک اور تشابہ والی بات ختم ہو جائے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، رقم ۲۶۳۷۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فَاذَا كَانَ العامُ المُقْبِلُ ان شاءَ الله صُمْنَا اليومَ التاسعَ قال فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰى تَوَفّٰى رسولُ الله صلى الله عليه وسلم (1)

یعنی جب اگلا سال آئے گا تو ہم نویں کو بھی روزہ رکھیں گے، ابن عباس بیان فرماتے ہیں کہ اگلا سال آنے سے پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔

اہم فائدہ

بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ صرف یوم عاشوراء کا روزہ رکھنا مکروہ ہے؛ لیکن حضرت علامہ انور شاہ کشمیری نے فرمایا ہے کہ عاشوراء کے روزہ کی تین شکلیں ہیں: (۱) نویں، دسویں اور گیارہویں تینوں کا روزہ رکھا جائے (۲) نویں اور دسویں اور گیارہویں کا روزہ رکھا جائے (۳) صرف دسویں تاریخ کا روزہ رکھا جائے۔ ان میں پہلی شکل سب سے افضل ہے، اور دوسری شکل کا درجہ اس سے کم ہے، اور تیسری شکل کا درجہ سب سے کم ہے، تو حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ تیسری شکل کا درجہ جو سب سے کم ہے اسی کو فقہاء نے کراہت سے تعبیر کر دیا ہے، ورنہ جس روزہ کو آپ نے رکھا ہو اور آئندہ نویں کا روزہ رکھنے کی صرف تمنا کی ہو اس کو کیسے مکروہ کہا جا سکتا ہے۔ (2)

(۲) اہل وعیال پر رزق میں فراخی: شریعتِ اسلامیہ نے اس دن کے لیے دوسری تعلیم دی ہے کہ اس دن اپنے اہل وعیال پر کھانے پینے میں وسعت اور فراخی کرنا اچھا ہے؛ کیونکہ اس عمل کی برکت سے تمام سال اللہ تعالیٰ فراخیِ رزق کے دروازے کھول دیتا ہے؛ چنانچہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أوْسَعَ عَلٰى عِيَالِه وَأهْلِه يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ أوْسَعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِه . (3)

یعنی جو شخص عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال پر کھانے پینے کے سلسلے میں فراخی اور وسعت کرے گا تو اللہ تعالیٰ پورے سال اس کے رزق میں وسعت عطا فرمائیں گے۔

1۔ مسلم شریف ۱/۳۵۹

2۔ معارف السنن ۵/۴۳۴

3۔ رواہ البیہقی، الترغیب والترہیب ۲/۱۱۵

[Website: DifaAhleSunnat.com]

محرم میں کی جانے والی رسمیں اور بدعات

ابتداء خطبہ میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ ماہ محرم اور یوم عاشوراء بہت ہی بابرکت اور مقدس مہینہ ہے؛ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس باعظمت مہینہ میں زیادہ سے زیادہ عبادات میں مشغول ہو کر خدائے تعالیٰ کی خاص الخاص رحمت کا اپنے کو مستحق بنائیں؛ مگر ہم نے اس مبارک مہینہ کو خصوصاً یوم عاشوراء کو طرح طرح کی خود تراشیدہ رسومات وبدعات کا مجموعہ بنا کر اس کے تقدس کو اس طرح پامال کیا کہ الامان والحفیظ، اس ماہ میں ہم نے اپنے کو چند در چند خرافات کا پابند بنا کر بجائے ثواب حاصل کرنے کے الٹا معصیت اور گناہ میں مبتلا ہونے کا سامان کر لیا ہے۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ جس طرح اس ماہ میں عبادت کا ثواب زیادہ ہو جاتا ہے، اسی طرح اس ماہ کے اندر معصیات کے وبال وعقاب کے بڑھ جانے کا بھی اندیشہ ہے؛ اس لیے ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اس محترم مہینہ میں ہر قسم کی بدعات وخرافات سے احتراز کرے۔

ثواب کے نام پر ماہ محرم کی بے حرمتی

ویسے تو جنگ و جدل، قتل و غارت گری، خونریزی اور فتنہ وفساد کی کسی بھی مہینے، ہفتے اور دن میں اجازت نہیں تاہم حرمت والے مہینوں میں فتنہ وفساد کی ہر ممکنہ شکل سے اجتناب کرنے کا تاکیدی حکم ہے۔ لیکن افسوس کہ بہت سے لوگ ماہِ محرم کی حرمت کو اتنا ہی پامال کرتے ہیں جتنا کہ اس کا لحاظ رکھنے کی تاکید کی گئی۔

ماہ محرم کی حرمت کی پامالی کی ایک صورت تو یہ ہے کہ حضرت حسین کے واقعہ شہادت پر نالہ و شیون اور نوحہ و ماتم کیا جاتا ہے۔ اپنے جسم کو از خود سخت تکلیفیں دی جاتی ہیں۔ تیز دھاری آلات سے جسم کو زخمی کیا جاتا ہے۔ شہادتِ حسین کے رنج و غم میں آہ وبکا کا ایسا عجیب وحشیانہ اور خوفناک منظر برپا کیا جاتا ہے کہ الامان والحفیظ! اس کا یہ معنی ہر گز نہیں کہ کسی کی وفات یا شہادت پر رنج و غم اور افسوس کا اظہار نہ کیا جائے لیکن یہ اظہار شرعی حدود میں رہتے ہوئے ہونا چاہئے جبکہ نوحہ و ماتم کرنے والے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[Website: DifaAhleSunnat.com]

" لَيْسَ مِنَّا، مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، أَوْ شَقَّ الْجُيُوبَ، أَوْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ" ([1])

"جس نے رخسار پیٹے یا گریبان چاک کیا یا اہل جاہلیت کی طرح پکارا، وہ ہم میں سے نہیں۔"

محرم میں نکاح کرنا

اس سلسلے میں اصل گفتگو یہ ہے کہ یہ مہینہ معظم و محترم ہے یا منحوس ہے؟ شیعہ حضرات اس ماہ کو منحوس سمجھتے ہیں اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ان کے نزدیک شہادت بہت بری اور منحوس چیز ہے اور چونکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت اس میں ہوئی ہے اس لیے وہ لوگ اس میں کوئی تقریب اور خوشی کا کام شادی و نکاح وغیرہ نہیں کرتے۔

اس کے بر خلاف سنیوں کے نزدیک یہ مہینہ معظم و محترم اور فضیلت والا ہے، محرم کے معنی ہی پُر عظمت اور مقدس کے ہیں، جیسا کہ بالتفصیل مضمون کی ابتداء میں بیان کیا گیا ہے۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ مہینہ اور دن افضل ہے تو اس میں نیک اعمال بہت زیادہ کرنے چاہئیں، نکاح وغیرہ خوشی کی تقریبات بھی اس میں زیادہ کرنی چاہئیں، اس میں شادی کرنے سے برکت ہوگی۔ ان شاء اللہ۔ اس مہینے میں شادی کو منحوس سمجھنا شیعی ذہنیت ہے، جس سے پرہیز لازم ہے۔

محرم میں شوہر بیوی کے تعلقات

اکثر لوگ یہ پوچھتے رہتے ہیں کہ کیا محرم میں شوہر بیوی آپس میں مل سکتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے میاں بیوی محرم مہینہ میں بھی اپنے تعلقات رکھیں شریعت نے اس پر کوئی پابندی عائد نہیں کی۔

اسی طرح نئے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا نئے گھر میں شفٹ ہونا شادی کے دن رکھنا اچھے کھانے کھانا وغیرہ جائز ہے۔

---

[1]۔ صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب تَحْرِيمِ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ وَالدُّعَاءِ بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ:رقم ۲۸۵

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کا صحیح فہم عطا فرمائے، اور ہر قسم کے گناہوں اور معصیتوں سے محفوظ فرمائے اور اپنی اور اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت واطاعت کی دولتِ عظمیٰ سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

اسمائے گرامی مجلس شوری مجلس خطباء اہلسنت پاکستان

۱۔ **ڈاکٹر مفتی عابد الرحمن** (فاضل و متخصص جامعہ اشرفیہ و جامعہ خیر المدارس ملتان)

۲۔ **ڈاکٹر ساجد شاہین** (پی ایچ ڈی جامعہ اسلامیہ بہاولپور)

۳۔ **ڈاکٹر مولانا محمد ظفر صدیق** (فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد و فاضل مہد جامعہ اشرفیہ لاہور)

۴۔ **مولانا محمد امجد ثاقب** (فاضل جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا)

۵۔ **مولانا قاری محمد یسین** (فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور)

۶۔ **مولانا مفتی سفیان ضیاء** (فاضل جامعہ دارالعلوم کبیر والا)

۷۔ **مولانا محمد عمر ملک** (فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی)

۸۔ **مولانا عبد الوحید** (فاضل جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا)

۹۔ **مولانا سیف الرحمن** (فاضل جامعۃ الحسنین تلمبہ)

اگر آپ کو ہماری یہ کاوش پسند آئی اور مستقل اس علمی و تحقیقی پلیٹ فارم پر کام کرنا چاہتے ہیں تو ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں اور خطبات اور علمی مواد حاصل کریں۔ مجلس خطباء اہلسنت میں شمولیت کے لیے رابطہ نمبرز:

مجلس خطباء اہلسنت wstsap گروپ میں شمولیت کے لیے رابطہ نمبر:

ڈاکٹر مفتی عابد الرحمن

(فاضل و متخصص جامعہ خیر المدارس ملتان، جامعہ اشرفیہ لاہور)

لیکچرر شعبہ ٹرانسلیشن اسٹڈیز اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

خطیب جامع مسجد خاتم النبیین میاں ٹاون ہارون آباد

0301-7100629

[Website: DifaAhleSunnat.com]